ہر دل کی بات «وہ ایک ماں کا شاہ کارنامہ» صفدرعلی ساجد کے ساتھ

(مدیرہ/نمائندہ ماہنامہ)

ہندوستان کے مشہور شاعر، ادیب، صحافی اور ماہنامہ «کرن» کی مدیرہ ڈاکٹر نگہت سلطانہ کا شمار ان خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو صرف شاعری تک محدود نہیں رکھا بلکہ صحافت، تدریس اور سماجی شعور کے ذریعے اردو زبان و ادب کی خدمت کو اپنا مشن بنایا۔ حیدرآباد کی سرزمین سے تعلق رکھنے والی نگہت سلطانہ کی شخصیت میں روایت اور جدت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ وہ ایک طرف مشرقی اقدار کی پاسدار ہیں اور دوسری طرف عصری مسائل پر گہری نظر رکھنے والی ایک باشعور مدیر بھی۔ ماہنامہ «کرن» کی ادارت کے دوران انہوں نے نوجوان لکھنے والوں کی جس طرح رہنمائی کی ہے وہ اردو صحافت کی تاریخ میں ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے اداریے محض رسمی تحریریں نہیں ہوتے بلکہ قاری کے دل و دماغ کو جھنجھوڑ دینے والی فکری دعوت ہوتے ہیں۔ وہ سماجی ناانصافی، خواتین کے مسائل، تعلیم اور ثقافتی زوال جیسے موضوعات پر جس بے باکی اور دلنشین انداز میں لکھتی ہیں وہ قاری کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

«کرن» کی ادارت کے دوران نگہت سلطانہ نے درجنوں نئے لکھنے والوں کو موقع دیا اور کئی گمنام قلم کاروں کو قارئین سے متعارف کرایا۔ ان کا ماننا ہے کہ ایک مدیر کا کام صرف مضامین کا انتخاب کرنا نہیں بلکہ ایک نسل کی ذہنی تربیت کرنا ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ ہر شمارے میں نئے لکھنے والوں کی تحریروں پر تفصیلی تبصرے اور رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ کئی نوجوان شاعر اور افسانہ نگار آج ان کی رہنمائی کے بعد قومی سطح پر پہچان بنا چکے ہیں۔ یہ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک مدیر کس طرح پوری ادبی نسل کو سنوار سکتا ہے۔

نگہت سلطانہ کی شاعری میں روایت اور جدت کا امتزاج نمایاں ہے۔ ان کے ہاں غزل کی کلاسیکی روایت بھی ہے اور نظم کا جدید آہنگ بھی۔ وہ عورت کے جذبات، تنہائی، سماجی رویوں اور وقت کے بدلتے تقاضوں کو نہایت سادہ مگر اثر انگیز انداز میں بیان کرتی ہیں۔ ان کی شاعری میں نہ تو بے جا الفاظ کا بوجھ ہے اور نہ ہی مصنوعی جذبات کا اظہار۔ یہی سادگی اور سچائی ان کی شاعری کو دوسروں سے الگ کرتی ہے۔ ان کے کئی اشعار زبان زد خاص و عام ہو چکے ہیں اور مشاعروں میں سامعین ان کی زبان سے اشعار سننے کے منتظر رہتے ہیں۔

ماہنامہ «کرن» کی ادارت کے دوران نگہت سلطانہ نے خواتین لکھنے والیوں کے لیے ایک مخصوص گوشہ قائم کیا جو بہت جلد مقبول ہو گیا۔ اس گوشے کے ذریعے کئی نوجوان لکھنے والیوں کی تحریریں منظر عام پر آئیں اور بعد میں وہ ادبی دنیا میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوئیں۔ یہ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک مدیر کس طرح پورے ادبی منظرنامے کو متاثر کر سکتا ہے۔ نگہت سلطانہ کا یہ کام محض ادبی خدمت نہیں بلکہ ایک نسل کی ذہنی تربیت کا عمل ہے جو آج کے دور میں بہت اہم ہو گیا ہے۔

«کرن» کے اداریوں میں نگہت سلطانہ نے سماجی ناانصافی، خواتین کے مسائل، تعلیم اور ثقافتی زوال جیسے موضوعات پر جس بے باکی اور دلنشین انداز میں لکھا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ وہ کسی سیاسی جماعت یا گروہ کی ترجمان نہیں بلکہ ایک آزاد ذہن کی مالک ہیں جو صرف سچ اور اصلاح کی بات کرتی ہے۔ یہی آزادی ان کی تحریر کو اور زیادہ وزنی بنا دیتی ہے۔ قارئین کا ماننا ہے کہ ان کے اداریے پڑھنے کے بعد ایک عام شہری بھی سماج کو نئی نظر سے دیکھنے لگتا ہے۔ یہ کسی مدیر کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

نگہت سلطانہ کی شخصیت میں جو ٹھہراؤ، بردباری اور گفتگو میں جو شائستگی ہے وہ ان کی تحریروں میں بھی صاف نظر آتی ہے۔ وہ کم بولتی ہیں مگر جب لکھتی ہیں تو دلوں میں اتر جاتی ہیں۔ ان کے دوست اور شاگرد ان کو ایک ایسی استاد کہتے ہیں جو کتابوں سے زیادہ زندگی کے اصول سکھاتی ہے۔ ان کے گھر پر ہر ہفتے ادبی نشست ہوتی ہے جس میں نئے لکھنے والے اپنی تحریریں پڑھتے ہیں اور سینئر ادیب ان پر رائے دیتے ہیں۔ یہ نشست اب ایک روایت بن چکی ہے جس سے کئی نوجوان فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ماہنامہ «کرن» کی ادارت کے دوران نگہت سلطانہ نے خواتین لکھنے والیوں کے لیے ایک مخصوص گوشہ قائم کیا جو بہت جلد مقبول ہو گیا۔ اس گوشے کے ذریعے کئی نوجوان لکھنے والیوں کی تحریریں منظر عام پر آئیں اور بعد میں وہ ادبی دنیا میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوئیں۔ یہ عمل اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک مدیر کس طرح پورے ادبی منظرنامے کو متاثر کر سکتا ہے۔ نگہت سلطانہ کا یہ کام محض ادبی خدمت نہیں بلکہ ایک نسل کی ذہنی تربیت کا عمل ہے جو آج کے دور میں بہت اہم ہو گیا ہے۔

نگہت سلطانہ کی شاعری میں روایت اور جدت کا امتزاج نمایاں ہے۔ ان کے ہاں غزل کی کلاسیکی روایت بھی ہے اور نظم کا جدید آہنگ بھی۔ وہ عورت کے جذبات، تنہائی، سماجی رویوں اور وقت کے بدلتے تقاضوں کو نہایت سادہ مگر اثر انگیز انداز میں بیان کرتی ہیں۔ ان کی شاعری میں نہ تو بے جا الفاظ کا بوجھ ہے اور نہ ہی مصنوعی جذبات کا اظہار۔ یہی سادگی اور سچائی ان کی شاعری کو دوسروں سے الگ کرتی ہے۔ ان کے کئی اشعار زبان زد خاص و عام ہو چکے ہیں اور مشاعروں میں سامعین ان کی زبان سے اشعار سننے کے منتظر رہت